باب-۷۸

مرتد اور دشمن کی توبہ

[لَا تُشْرِكْ بِاللَّـهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔(لقمان:۱۳)]

[لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔(الزمر:۶۵)]

[الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَـٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ۔(الانعام:۸۲)]

حدیث ۶۴۷۳: جب قرآن کریم کی آیت،الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَـٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ،یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملایا ان ہی لوگوں کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں،(الانعام:۸۲)،نازل ہوئی تو اکثر صحابہؓ بے چین ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم میں سے کون ایسا ہو گا جس نے ایمان کو ظلم سے نہ ملایا ہو! تو نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے حضرت لقمانؑ کا یہ قول نہیں سنا کہ،"شرک بہت بڑا ظلم ہے"۔راوی:عبداللہؓ۔

حدیث ۶۴۷۴،۶۴۷۵،۶۴۷۴: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا،والدین کی نافرمانی کرنا ، جھوٹی قسم کھانا اور جھوٹی گواہی دینا، کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ ہیں۔ راویان:عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ۔(دیکھیں حدیث ۶۲۴۴)۔

حدیث ۶۴۷۶: آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا کہ کیا ہمارا زمانہ جاہلیت کے اعمال پر بھی مواخذہ ہو گا؟ حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے حالت اسلام میں نیکی کی اس پر کوئی مواخذہ نہ ہو گا۔ لیکن اگر کسی نے اسلام کی حالت میں برائی کی تو پھر اگلے پچھلے اعمال، دونوں کا مواخذہ ہو گا۔راوی:ابن مسعودؓ۔

حدیث ۶۴۷۷: ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنا دین (اسلام) بدل ڈالا اس کو جلانا نہیں چاہیے بلکہ انھیں قتل کر دو۔راوی:عکرمہؓ۔

حدیث ۶۴۷۸: نبی اکرمؐ کے پاس دو آدمی پہنچے۔وہ اپنے آپ کو عامل (گورنر) بنانے کی درخواست کرنے لگے تو حضورؐ نے فرمایا کہ ہم درخواست کرنے والوں کو کبھی عامل نہیں بناتے۔اور حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اسلام سے پھر کر دین بدل دینے والوں کو قتل کر دو۔راوی:موسیٰ اشعریؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۴۷۹: جب حضرت ابو بکرؓ خلیفہ بنے تو کچھ لوگ اسلام سے پھر کر دوبارہ کافر ہونے لگے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں ان سے جہاد کروں گا۔۔۔ آپ نے فرمایا "بخدا میں اُس سے جہاد کروں گا جس نے نماز اور زکاۃ میں فرق کیا کہ زکاۃ مال کو حق ہے۔ بخدا! اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ بھی جو نبی اکرمؐ کو دیا کرتے تھے مجھ کو نہ دیں گے تو میں ان سے اس نہ دینے پر جہاد کروں گا"۔ حضرت عمرؓ نے اس بارے میں فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ حق پر ہیں اور اللہ نے ان کا سینہ جہاد کے لیے کھول دیا ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۱۶)۔

حدیث ۶۴۸۰ تا ۶۴۸۲: (یہود سلام کرتے تو السّام علیکم یعنی تم پر موت ہو کہتے۔ چناں چہ حضورؐ نے فرمایا کہ جب اہل کتاب تمھیں سلام کریں تو جواب میں تم صرف وعلیکم کہو): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۵۸۵۲، ۵۸۵۳۔ راویان: انس بن مالکؓ، حضرتہ عائشہؓ اور ابن عمرؓ۔

حدیث ۶۴۸۳: میں آنحضرتؐ کو ایک ایسے نبی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا جن کو ان کی قوم نے مارا اور لہولہان کر دیا۔ وہ اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے پروردگار! میری قوم کو بخش دے کہ یہ لوگ ناواقف ہیں۔ راوی: عبد اللہؓ۔

حدیث ۶۴۸۴ تا ۶۴۸۸: (ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ):

نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ "آخری زمانے میں ایک قوم "حروریہ یا خوارج" پیدا ہو گی جس کے کچھ لوگ نو عمر اور کم عقل ہوں گے۔ وہ باتیں تو اچھی کریں گے مگر ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم ان کی نمازوں اور روزوں کو دیکھ کر اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر جانو گے۔ لیکن وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ یہ لوگ تفرقہ کے وقت نکلیں گے۔ تم جہاں بھی ایسے لوگوں کو پاؤ تو قتل کر دو۔ جس نے انھیں قتل کیا اُس کو قیامت کے دن اِس کا اجر ملے گا"۔ راویان: حضرت علیؓ، عطاءؒ، عبد اللہ بن عمرؓ، ابو سعیدؓ اور یسیر بن عمروؒ۔ (دیکھیں حدیث ۳۳۶۴)۔

حدیث ۶۴۸۹: ارشادِ نبیؐ ہے کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک دو جماعتوں میں جنگ نہ ہو گی۔ اِن دونوں جماعتوں کا دعویٰ ایک ہو گا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۶۴۹۰: (شرک بہت بڑا ظلم ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۴۷۳۔ راوی: عبد اللہؓ۔

حدیث ۶۴۹۱: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا کے لیے کلمہ پڑھے گا اللہ قیامت کے دن اس پر آگ کو حرام کر دے گا۔ رہی منافقت، اسے اللہ پر چھوڑ دو۔ راوی: عتبان بن مالکؓ۔

حدیث ۶۴۹۲: (حاطبؓ کا مشرکین مکہ کو خط لکھ کر نبی کریمؐ کے حالات دینا اور رسالت مآبؐ کا انھیں یہ کہہ کر معاف کر دینا کہ یہ شرکائے بدر میں سے ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۸۰۵۔ راوی: سعد بن عبیدہؓ۔